

مولانا سید ابوالحسن علی الندوی بتاتے ہیں:

”عمل کے سلسلہ میں اپنی ذہنی، علمی، اخلاقی اور روحانی ترقی و تکمیل کا انہوں نے کوئی گوشہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ علمی تبحر اور جامعیت و مجال کے ساتھ اپنے وقت کے ایک مخلص و مبصر شیخ طریقت شیخ ابوعلی فارمدی (م ۴۷۷ھ) سے بیعت کی اور تصوف کی تعلیم حاصل کی، پھر اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر کے اس کے مقاصد و غایات کو پہنچنے اور اذواق صحیحہ سے لذت آشنا ہونے“ (تاریخ دعوت و عزیمت، تصنیف مولانا ابوالحسن علی الندوی ج ۱ ص ۱۹۱ مطبوعہ لکھنؤ)

جناب عبدالرحمن عاقر

شعر و ادب

دَوَاں سُوئے مَدینَہ کارواں ہے !

فضا و لکش ہے کینف آور سماں ہے
زمیں کے ذرے گردوں کے ستارے
نہیں موقوف بنج و ہمسرو مہ، پر
نہیں ممکن فرار اُس ذاتِ حق سے
گتے جس راہ سے اپنے اکابر،
یہ جس نے بربط دل آج پھیسٹرا
میں اپنی بے بسی پر رو رہا جوں
یہ ممکن ہے وہی دشمن ہو تیرا
غلط باتیں نہ کر منسوب ہم سے
کوئی پگھلا بھی دل تیرے بیال سے

جبیں میری ہے، تیرا آستان ہے
ہر اک شے سے تری قدرت عیاں ہے
ترے قبضے میں نظم دو جہاں ہے
زمیں اُس کی ہے اُس کا آسمان ہے
اسی پر اپنی منزل کا نشان ہے
کہ ہر تارِ نفسِ نغمہ کنال ہے
رواں سُوئے مدینہ کارواں ہے
زمانے میں جو تیرا رازِ دل ہے
ہمارے منہ میں بھی آغزِ بان ہے
سنا تھا تو بڑا شعلہ بیال ہے

تیرا عاقر، ترے لطف و محرم سے
بڑی تعریف میں رطب اللسان ہے